69846 ـ امام سرى نماز ميں قرآت لمبى كرے تو مقتدى كيا كرے ؟

سوال

سرى نماز ميں مقتدى پہلى اور دوسرى ركعت ميں سورة فاتحہ اور اس كے ساتھ سورة پڑھنے، اور تيسرى اور چوتھى ركعت ميں سورة فاتحہ پڑھنے كے بعد خاموش رہے يا اگر خاموش نہ رہے تو كيا پڑھے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

سرى نماز ميں نمازى كے ليے پہلى اور دوسرى ركعت ميں سورة فاتحہ اور قرآن مجيد سے جو ميسر ہو پڑھنا مشروع ہے، چاہے وہ امام ہو يا مقتدى اس كى دليل ابن ماجہ كى درج ذيل حديث ہے:

جابر بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں:

" ہم ظہر اور عصر كى نماز ميں امام كے پيچھے پہلى اور دوسرى ركعت ميں سورة الفاتحہ اور دوسرى كوئى سورة، اور آخرى دو ركعت ميں سورة فاتحہ پڑھا كرتے تھے "

سنن ابن ماجہ حديث نمبر (843) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابن ماجہ ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

نمازى ـ امام يا مقتدى ـ پہلى دونوں ركعتوں ميں سورة فاتحہ سے اكثر قرآت كرے گا؛ اس كى دليل بخارى اور مسلم كى درج ذيل حديث ہے:

ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں:

" ميں ان ايك جيسى سورتوں كى جانتا ہوں جو رسول كريم صلى اللہ وسلم ملا كر ايك ہى ركعت ميں پڑھا كرتے تھے، چنانچہ انہوں نے مفصل سورتوں ميں سے بيس سورتوں كا ذكر كيا "

صحيح بخارى حديث نمبر (775) صحيح مسلم حديث نمبر (822).

ان سورتوں ميں سے يہ ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سورة الرحمن، اور سورة النجم ايك ركعت ميں جمع كيں، اور سورة القمر، الحاقۃ اور سورة الطور، الذاريات، اور سورة الواقعۃ، القلم جمع كر كے پڑھيں.

دیکھیں: صفة صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی (104).

سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورۃ پڑھنے پر بخاری کی درج ذیل حدیث بھی دلالت کرتی ہے جو " باب الجمع بین السورتین فی الرکعۃ " ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرنے کے باب میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے:

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی مسجد قباء میں ان کی امامت کروایا کرتا تھا، اور جب بھی وہ نماز میں قرآت کرتا تو " قل ہو اللہ احد " مکمل سورۃ پڑھنے کے بعد اس کے ساتھ کوئی اور سورۃ پڑھتا، یہ ہر رکعت میں کیا کرتا تھا، چنانچہ اس کے ساتھیوں نے اس سے بات کی اور اسے کہنے لگے:

تم اس سورۃ سے قرآت کی ابتدا کرتے ہو اور پھر اس کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ اس کے ساتھ کوئی اور سورۃ بھی پڑھتے ہو، یا تو یہی سورۃ پڑھا کرو، یا پھر اسے چھوڑ کر کوئی اور سورۃ پڑھ لیا کرو.

تو اس صحابی نے جواب دیا: میں تو اسے نہیں چھوڑ سکتا، اگر تم پسند کرتے ہو تو میں تمہاری امامت کرواتا ہوں، اگر ناپسند کرتے ہو تو چھوڑ دیتا ہوں، وہ لوگ اسے اپنے سے افضل سمجھتے تھے، اور انہوں نے اس کے علاوہ کسی اور کی امامت کروانے کو پسند نہ کیا.

چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو یہ قصہ بتایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یا فلاں: آپ کو جو کچھ تیرے دوست کہتے ہیں اس چیز کے کرنے میں کونسی چیز مانع ہے ؟ اور وہ کیا چیز ہے جو تجھے ہر رکعت میں یہ سورۃ پڑھنے پر ابھارتی ہے ؟

تو اس صحابی نے جواب میں عرض کیا:

بلا شبہ میں اس سورۃ سے محبت کرتا ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس سے تیری محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دے گی "

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (6 / 403) بھی دیکھیں.

دوم:

اور آخری دو رکعتوں میں اصل تو یہی ہے کہ ان میں صرف سورۃ فاتحہ کی قرآت پر ہی اقتصار کیا جائے، کیونکہ

مسلم کی روایت ہے کہ:

ابو قتادہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور ایک سورۃ کی قرآت کیا کرتے تھے، اور بعض اوقات ہمیں سنا بھی دیا کرتے تھے، اور آخری دو رکعت میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (451).

اصل یہی ہے، اور نماز کے لیے آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد بعض اوقات کوئی اور سورۃ بھی پڑھنی جائز ہے، اس کی دلیل مسلم شریف کی درج ذیل حدیث ہے:

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں تقریبا تیس آیتوں کے برابر قرآت کیا کرتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں تقریبا پندرہ آیات کے برابر، یا کہا: اس سے نصف، اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں پندرہ آیات کے برابر، اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف قرآت کرتے تھے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (452).

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اس حدیث میں دلیل ہے کہ آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورۃ پڑھنا سنت ہے، اور صحابہ کرام کی ایک جماعت اسی پر ہے ان میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ شامل ہیں، اور امام شافعی رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے، چاہے نماز ظہر ہو یا کوئی اور، ہمارے متاخرین علماء کرام نے بھی اسے ہی لیا ہے، مثلا ابو الحسنات لکھنوی " انتہی

ماخوذ از: صفۃ الصلاۃ (113).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

جب نمازی سری نماز میں سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ کی قرآت سے فارغ ہو اور امام ابھی رکوع میں جائے تو کیا مقتدی خاموش رہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" مقتدی جب سورة فاتحہ اور دوسری سورة کی قرآت سے فارغ ہو جائے تو امام کے رکوع سے قبل خاموش نہ ہو، بلکہ امام کے رکوع جانے تك قرآت کرتا رہے، حتی کہ اگرچہ پہلی تشھد کے بعد والی دو رکعت ہی کیوں نہ ہوں اور وہ سورة فاتحہ کی قرآت سے فارغ ہو جائے اور امام رکوع میں نہ گیا ہو تو وہ دوسری سورة کی قرآت کرے حتی کہ امام رکوع میں چلا جائے؛ کیونکہ امام کی قرآت کی سماعت کے وقت کے علاوہ نماز میں خاموشی نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (15 / 108).

واللہ اعلم .